باب۔59

چوری

☆ وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوا أَيْدِيَهُمَا جَزَاءً بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِّنَ اللَّهِ وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ۔

ترجمہ: اور جو مرد یا عورت چوری کرے تو ان کے ہاتھ کاٹ ڈالو، یہ ان کے اس فعل کی سزا ہے، اللہ کی طرف سے عذاب ہے، اور اللہ بڑی عزت والا ہے (اس ظلم کو روا نہیں رکھتا) حکمت والا ہے (جو سزا اس نے مقرر کی ہے، نہایت مناسب ہے)۔ (سورۃ المائدہ: آیت 38)

چوری کس کو کہتے ہیں ؟ ۔۔۔ محفوظ مال کو خفیہ طور سے مالک کی مِلک میں سے نکال لینا چوری ہے۔ تھوڑی سی چیز کے لے لینے کو چوری نہیں کہتے۔ پھر کتنی مقدار ہے کہ جس کے لے لینے کے بعد ہاتھ کاٹا جائے گا؟ ۔۔۔ امام ابو حنیفہؒ کے پاس دس درہم ہیں، امام شافعی کے پاس چوتھائی دینار ہیں۔ اور داؤدی اور خوارج کے پاس جو چیز قیمتی ہو خواہ ایک کوڑی کی ہو خواہ دو کوڑی کی، چوری کہلائے گی۔ اہم بات یہ ہے کہ چوری شدہ مال محفوظ مقام میں ہونا چاہیے۔ راستے میں کوئی چیز پڑی ہو اور کسی نے اس کو اٹھالیا ہو تو وہ چوری نہیں۔ اسی طرح سے کفن چور، اُچکے اور گرہ کٹوں کو چوری کی سزا نہیں دی جائے گی۔ بلکہ دوسری قسم کی سزا دی جاسکتی ہے، جسے تعزیر کہتے ہیں۔ کہیں پر کوئی مسلح گھس کر کسی کا مال لے جائے تو یہ ڈاکہ ہو گا، چوری نہ ہو گی۔ اور اس کی سزا امام کی رائے پر منحصر ہے، چاہے یہ سزا قتل کی حد تک کیوں نہ پہنچے۔

چوری میں کس قدر ہاتھ کاٹا جائے گا؟۔۔۔ جواب ہے، پہنچے (کلائی یعنی wrist) تک۔ کیا چور کا ہاتھ کاٹنا نامناسب سزا نہیں ؟۔۔۔ بعض لوگ، یوروپین اصول کے مطابق، چور کو قید کرنے کے قائل ہیں۔ اور اس کے جواز کے لیے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں۔ مگر سب بیکار۔ تجربہ گواہی دے رہا ہے کہ جہاں ہاتھ کاٹنے کی چور کو سزا دی جاتی ہے وہاں چوری کا نام و نشان بھی نہیں رہتا۔ ہم لوگ حج کو ایسے زمانے میں بھی گئے تھے جب کہ ہاتھ کا کاٹنا عملاً روک دیا گیا تھا۔ اس وقت چُرانا، لوٹنا، معمولی کھیل سمجھا جاتا تھا۔ اور ہم نے اس زمانے میں بھی

حج کیا جب کہ نجدیوں نے چوری کی سزا (قطع ید یعنی ہاتھ کا کاٹا جانا) کو عملاً جاری کیا۔ اب وہاں چوری بالکل ختم ہو گئی ہے۔ یاد کرو ایک بار بنگال میں ململ بنانے والوں کے انگوٹھے کاٹ دیئے گئے تھے۔ میں اِن سے پوچھتا ہوں کیا وہ جائز تھا۔۔۔؟ بے جا طرفداری کرنے والوں کو غور کرنا چاہیے۔ جو اللہ کے حکم کو ناحق سمجھتا ہے وہ ناحق پر ہے۔ دیکھو! ہمیشہ شر عام کے مقابل شر خاص کو اختیار کرنا چاہیے۔ شر کثیر کے مقابل شر قلیل کا اختیار کرنا بہتر ہے۔ ہمارا چور کا ہاتھ کاٹنا ناجائز ہے لیکن تمھارا کروڑہا بندگانِ خدا کو، جو کہ بالکل بے گناہ بھی ہیں، نذرِ آتش اور بمبارڈ کر دینا جائز۔۔۔؟ واہ، سبحان اللہ ۔۔۔!

صاحبو! اسلام میں آگ سے جلانے کی سزا کسی کو نہیں دی جاسکتی۔ کھٹمل، پسو، بچھو اور سانپ وغیرہ کسی کو بھی آگ میں نہیں جلاسکتے۔ بندگانِ خدا کو آگ میں بھوننے والے Hindu ہاتھ کاٹے جانے پر کس منہ سے اعتراض کرتے ہیں۔۔۔؟ دوسروں کی آنکھ کا تنکا تو نظر آجاتا ہے، اور اپنی آنکھ کا شہتیر بھی نظر نہیں آتا! **وَمَن لَّمْ يَحْكُم بِمَا أَنزَلَ اللَّـهُ فَأُولَـٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ** ، اور جو اللہ کے اُتارے ہوئے احکام کے مطابق حکم نہ دیں تو وہی لوگ فاسق ہیں، (سورۃ المائدہ : آیت 47)، احکامِ الٰہی سے باہر ہیں۔

{ حوالہ تفسیر صدیقی- پارہ 6 صفحہ 82، 83 }

متفرقات- Miscellaneous

یہ زمانہ امی ٹیشن کا ہے۔ سونا چاندی امی ٹیشن، الماس و یاقوت امی ٹیشن، دودھ گھی تک امی ٹیشن۔ اس امی ٹیشن کے زمانے میں مسلمان امی ٹیشن ہوں تو تعجب کی کیا بات ہے۔۔۔!

{ حوالہ تفسیر صدیقی- سورۃ الفاتحہ صفحہ 46 }